ابوسعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

٭٭٭ تقریر ٭٭٭

تقریر برائے ذیلی تنظیم

وقت 3-4 منٹ

آؤ بچو! لغویات سے کیسے بچیں؟

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

قَدۡ أَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُونَ۔ الَّذِينَ هُمۡ فِي صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُونَ۔ وَالَّذِينَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُونَ (المؤمنون:2-4)

کہ یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں۔

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حُکام نہ ہو
اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

پیارے بچو! آج مجھے آپ کے سامنے لغویات سے کیسے بچا جاسکتا ہے، پر روشنی ڈالنی ہے۔ لغویات سے اعراض ایک نہایت عظیم وصف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وصف کو اپنانے کی قرآن کریم میں خوب تلقین کی ہے۔ قرآن کریم میں مومنوں کی ایک نشانی بیان کرتے ہوئے کہا وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغۡوِ مَرُّوا كِرَامًا (الفرقان:73) یعنی جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر کہا وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ أَعۡرَضُوا عَنۡهُ (القصص:56) یعنی جب وہ کسی لغوبات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں۔ سورۃ مومنون میں اللہ نے کامیاب اور فلاح پانے والے گروہ کی خصوصیات کے ذکر میں لغویات سے اعراض کا ذکر بھی کیا۔ جن کی تلاوت، ترجمہ کے ساتھ مَیں تقریر کے آغاز پر بیان کر آیا ہوں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر سیرت میں یہ وصف بہت نمایاں تھا۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُكۡثِرُ الذِّكۡرَ وَيُقِلُّ اللَّغۡوَ تھے۔

(النسائی باب ما یستحب من تقصیر الخطبہ)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ الٰہی کثرت سے کیا کرتے تھے اور بے معنی بات نہیں کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بھی اس امر کی تلقین کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں حقیقی مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا مگر اُس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس اُس کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی جن کے ساتھ اُس نے یہ سلوک کیا ہوگا۔ اگر اُس کی نیکیاں اُس کا حساب برابر ہونے سے پہلے ختم ہوگئیں تو اِن لوگوں کے گناہ اُس ظلم کرنے کی وجہ سے اِس کے سر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اِس کو آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم الظلم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مومن صرف وہی لوگ نہیں ہیں جو نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں اور سوز و گداز ظاہر کرتے ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر وہ مومن ہیں کہ جو باوجود خشوع اور سوز و گداز کے تمام لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو تعلقوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور اپنی خشوع کی حالت کو بیہودہ کاموں اور لغو باتوں کے ساتھ ملا کر ضائع اور برباد ہونے نہیں

دیتے اور طبعاً تمام لغویات سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے ایک کراہت اُن کے دلوں میں پیدا ہو جاتی ہے… پس دنیا کی لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو سیر و تماشا اور لغو صحبتوں سے واقعی طور پر اُسی وقت انسان کا دل ٹھنڈا ہوتا ہے جب دل کا خدائے رحیم سے تعلق ہو جائے اور دل پر اس کی عظمت اور ہیبت غالب آجائے۔ خدا پر ایمان لا کر ہر ایک لغویات اور لغو کام اور لغو مجلس اور لغو حرکت اور لغو تعلق اور لغو جوش سے کنارہ کشی کی جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 199-200)

پھر آپ علیہ السلام اِسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دوسرا کام مومن کا یعنی وہ کام جس سے دوسرے مرتبہ تک قوت ایمانی پہنچتی ہے اور پہلے کی نسبت ایمان کچھ قوی ہو جاتا ہے، عقلِ سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ مومن اپنے دل کو جو خشوع کے مرتبہ تک پہنچ چکا ہے لغو خیالات اور لغو شغلوں سے پاک کرے۔ کیونکہ جب تک مومن یہ ادنیٰ قوت حاصل نہ کرلے کہ خدا کے لئے لغو باتوں اور لغو کاموں کو ترک کر سکے جو کچھ بھی مشکل نہیں اور صرف گناہ بے لذت ہے اس وقت تک یہ طمع خام ہے کہ مومن ایسے کاموں سے دستبردار ہو سکے جن سے دستبردار ہونا نفس پر بہت بھاری ہے اور جن کے ارتکاب میں نفس کو کوئی فائدہ یا لذت ہے۔ پس اس سے ثابت ہے کہ پہلے درجہ کے بعد کہ ترک تکبر ہے دوسرا درجہ ترک لغویات ہے اور اس درجہ پر وعدہ جو لفظ اَفۡلَحَ سے کیا گیا ہے یعنی فوز مرام اس طرح پر پورا ہوتا ہے کہ مومن کا تعلق جب لغو کاموں اور لغو شغلوں سے ٹوٹ جاتا ہے تو ایک خفیف سا تعلق خدا تعالیٰ سے اس کو ہو جاتا ہے اور قوتِ ایمانی بھی پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے اور خفیف تعلق اس لئے ہم نے کہا کہ لغویات سے تعلق بھی خفیف ہی ہوتا ہے۔ پس خفیف تعلق چھوڑنے سے خفیف تعلق ہی ملتا ہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 230-231)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"دیکھیں! ان لغویات کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوئی ہوں گی اس کی نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ اس کو کوئی فائدہ نہیں دے رہا بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ یونہی بدظنی کرتے ہوئے الزام لگا دیتے ہیں… تو بلا سوچے سمجھے ایسے الزام لگانا بھی ٹھیک نہیں۔ اگر دوسرے شخص نے تمہارے خلاف واقعی ایسی حرکت کی ہے تو اس کا گناہ اس کے سر ہے تم کیوں بہتان لگا کر ان لغویات میں پڑ کر اپنے سر اس کا گناہ لیتے ہو… ہر وہ چیز جو شیطان کی طرف لے جانے والی ہے وہ لغو ہے… پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے یہ بھی ایک لحاظ سے آجکل کی بہت بڑی لغو چیز ہے… یہ بھی ایک قسم کا ایک نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔ کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلاوجہ، بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب لغو چیزیں ہیں… پس کوشش کریں کہ ان دنوں میں ان تمام بُرائیوں اور لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 592)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہر وہ عمل جو نیک عمل ہے جو خُدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے وہ عبادت بن جاتا ہے۔ اگر یہ مدِّ نظر رہے تو اسی چیز میں ہماری بقا ہے اور اسی بات سے پھر رسومات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں، بدعات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں، فضول خرچیوں سے بھی بچ سکتے ہیں، لغویات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں اور ظلموں سے بھی ہم بچ سکتے ہیں۔ یہ ظلم ایک تو ظاہری ظلم ہیں جو جابر لوگ کرتے ہی ہیں۔ ایک بعض دفعہ لاشعوری طور پر اس قسم کی رسم و رواج میں مبتلا ہو کر اپنی جان پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں اور پھر معاشرے میں اس کو رواج دے کر ان غریبوں پر بھی ظلم کر رہے ہوتے ہیں جو کہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز شاید فرائض میں داخل ہو چکی ہے اور جس معاشرے میں ظلم اور لغویات اور بدعات وغیرہ کی یہ باتیں ہوں، وہ معاشرہ پھر ایک دوسرے کا حق مارنے والا ہوتا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد 7 صفحہ 36)

نیز فرمایا:

"ہر قسم کا جھوٹ غلط اور گناہ کی باتیں تاش کھیلنا، اس قسم کی اور کھیلیں۔ آج کل دکانوں پر مشینیں پڑی ہوتی ہیں چھوٹے بچوں کو جوئے کی عادت ڈالنے کے لئے، رقم ڈالنے کے بعد بعض نمبروں کی گیمیں ہوتی ہیں کہ یہ ملاؤ، اتنے پیسے ڈالو تو اتنے پیسے نکل آئیں گے تو اس طرح جیتنے سے اتنی بڑی رقم حاصل ہو جائے گی، یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ اسی طرح بیٹھ کر مجلسیں جمانا، گپیں ہانکنا، پھر دوسروں پر بیٹھ کے اعتراض وغیرہ کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جو لغویات میں شامل ہیں… بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے

کہ بلاوجہ دوسروں کو مشورے دینے لگ جاتے ہیں۔ کسی نے کوئی مشورہ نہ بھی پوچھا ہو تو عادتاً مشورہ دیتے ہیں یا بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو کسی کی دل شکنی کا یا اس کے لئے مایوسی کا باعث بن جاتی ہے۔ مثلاً کسی نے کار خریدی، کہہ دیا یہ کار تو اچھی نہیں فلاں زیادہ اچھی ہے۔ وہ بیچارہ پیسے خرچ کر کے ایک چیز لے آتا ہے اس پہ اعتراض کر دیا یا پھر اور اسی طرح کی چیز لی اس پہ اعتراض کر دیا۔ اس کی وجہ سے پھر دوسرا فریق جس پہ اعتراض ہو رہا ہوتا ہے وہ پھر بعض دفعہ مایوسی میں چڑ بھی جاتا ہے اور پھر تعلقات پہ بھی اثر پڑتا ہے۔ تو بلاضرورت کی جو باتیں ہیں وہ بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں۔۔ بعض دفعہ دو آدمی باتیں کر رہے ہیں تیسرا بلاوجہ ان میں دخل اندازی شروع کر دے، یہ بھی غلط چیز ہے لغویات میں اس کا شمار ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20۔ اگست 2004ء)

حضور انور نے احمدی خواتین اور بچیوں کو معاشرتی لغویات اور فضولیات سے بچے رہنے کی یوں نصیحت فرمائی:

" اِسی طرح لغویات میں گندی اور ننگی فلمیں ہیں۔ گندی اور ننگی کتابیں ہیں۔ رسالے ہیں یہ سب اس بہانے سے مارکیٹ میں پھیلائی جاتی ہیں کہ اس زمانہ میں جنسی تعلقات کا پتہ لگنا چاہیے تا کہ اُن بُرائیوں سے بچا جاسکے۔ بچتے تو پتہ نہیں یہ ہیں کہ نہیں، لیکن سڑک پر ہر گلی کے نکڑ پر ایسے جو اشتہارات ہیں اخلاق سوز قسم کے وہ بُرائیوں میں ضرور معاشرے کو گرفتار کر دیتے ہیں۔ جو چیز فطری ہے اس کا جب وقت آئے گا تو خود بخود پتہ چل جائے گا۔ جب اس کا پتہ لگنے کی ضرورت ہے۔ علم کے نام پر اس ذہنی عیاشی سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو زنا سے بچاؤ۔ پس ہر عورت کو ایک فکر کے ساتھ اپنے بچوں کو سمجھانا چاہئے اور ہر بچی کو، جو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے، جس کا دماغ میچور (mature) ہو چکا ہے یہ احساس ہونا چاہئے کہ یہ بُرائیاں ہیں جو مزید گندگیوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی۔ اس لئے ان سے بچنا ہے۔ ہر ایسی چیز جس کا ناجائز استعمال شروع ہو جائے وہ بھی لغویات میں ہے مثلاً انٹرنیٹ کے بارے میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔ یہ اس زمانے کی ایجاد ہے اور یہ ایجادات اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے زمانے میں مقدر کی ہوئی تھیں۔ قرآن کریم میں مختلف ایجادات کا اعلان بھی فرمادیا۔ انٹرنیٹ بھی ان میں سے ایک ہے اور ٹیلی فون کا نظام جو ہے وہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ ٹیلی وژن کا نظام ہے یہ بھی ان میں سے ایک ہے جنہوں نے اشاعت کے لئے کام آنا تھا۔

لیکن اگر ان ایجادات کا غلط استعمال کریں گی تو یہ لغویات میں شمار ہوں گی اور ایسی لغویات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور ان سے بچنے کا بھی حکم ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے مومن کی تعریف یہ ہے کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہوں۔ لغویات سے بچنے والے ہوں۔ جب انٹرنیٹ پر دوستوں سے چیٹ (chat) کرنے اور اس میں دوسروں کا مذاق اڑانے اور جھگڑے توڑنے، ایک دوسرے کے خلاف کام میں لائیں گی یا لوگوں کے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرنے کے کام میں لائیں گی، کسی دوسری عورت کی زندگی اس کے خاوند سے انٹرنیٹ پر گفتگو کر کے برباد کریں گی۔ ایک دوسرے کی چغلیاں ہو رہی ہوں گی تو یہی کارآمد چیز جو ہے یہ لغویات میں بھی شمار ہو گی اور گناہ بھی بن رہی ہوں گی۔ پھر آجکل موبائل فون پر ٹیکسٹ میں پیغامات دیے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک سلسلہ شروع ہوا ہے نیا، آجکل بڑا سستا طریقہ ہے گپیں مار کر وقت ضائع کرنے کا اور نامحرموں سے بات کرنے کا۔ بڑے آرام سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ میسج (text message) ہی تھا کونسی بات کر لی ہے۔ ایک دوسرے سے رابطے بڑھتے ہیں کہ سہیلی نے اپنے دوستوں میں سے کسی کا فون دے دیا اپنے دوستوں کو اپنی سہیلی کا فون دے دیا۔ موبائل نمبر دے دیا کسی بھی ذریعہ سے ایک دوسرے کے نمبر ہاتھ آگئے تو ٹیکسٹ میسج کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے پھر ٹیلی فون پر 12، 13، 14 سال کے بچیاں بچے لے کر پھر رہے ہوتے ہیں۔ پیغامات دے رہے ہوتے ہیں۔ اور یہی عمر ہے جو خراب ہونے کی عمر ہے اور پھر انجام ایسی حد تک چلا جاتا ہے آخر کار جہاں وہ لغو جو ہے وہ گناہ بن جاتا ہے۔ اس لیے احمدی بچیاں اپنی عصمت کی خاطر اپنی عزت کی خاطر اپنے خاندان کے وقار کی خاطر اپنی جماعت کے تقدّس کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جس کی طرف سے وہ منسوب ہو رہی ہیں جس سے وہ منسلک ہیں ان چیزوں سے بچیں اور اسی طرح احمدی مرد بھی سن رہے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو بچائیں۔"

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 11 / جون 2006ء)

نیز فرمایا:

" ایسے کھیل بھی ہیں جو عبادتوں سے روکنے والے ہیں...... پھر اس قسم کی اور لغویات ہیں جو مختلف قسم کی بُرائیاں ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ عاجزی اختیار کرو تو ایمان دل میں جگہ پائے گا پھر لغو اور بیہودہ باتوں کو ترک کرو۔"

(خطباتِ مسرور جلد 3 صفحہ 551)

حضور ایدہ اللہ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والے ہوں، اللہ اور اس کے رسول کے قول پر عمل کرنے والے ہوں۔ رسم و رواج سے بچنے والے ہوں، دنیاوی ہوا و ہوس اور ظلموں سے دور رہنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہم ہمیشہ حصّہ پاتے چلے جائیں۔ کبھی ہماری بد بختی ہمیں اس نور سے محروم نہ کرے۔ آمین“

(اِس تقریر کی تیاری میں فراز یاسین ربانی صاحب آف غانا کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا ہے)

✿✿✿✿